تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

سلسلہ ۱۶۷۸

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے
اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے
یہی لوگ نجات پانے والے ہیں ——— (پ۴ ع۲)

توحید کی حقیقت اور اس کے تقاضے

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی صاحب

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ٹرسٹ پوسٹ بکس ۶۰۹ کراچی

www.abulhasanalinadwi.org

تبلیغ و اصلاح

تبلیغ و اصلاح کے لئے جہاد کے جذبہ کی ضرورت ہے مسلم جو عبادت و اطاعت کیلئے پیدا کیا گیا تھا، اب خود اپنی تعلیمات کو فراموش کر رہا ہے۔ اگر آپ اس کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے تو الحاد، لادینی اور بے حیائی کا طوفان پوری قوم کو تباہ کر دے گا۔

اس امر کے باوجود کہ آپ نماز، روزہ اور شعائر اسلامی کے پابند ہیں آپ کے فرضِ کفایہ کی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی قوم ہلاکت سے محفوظ نہیں تاوقتیکہ وہ خود بھی عمل کرے اور اپنے بھائیوں کی اصلاح کیلئے بھی کوشش کرے۔

یہ آپ کا فرض ہے اس کار خیر اور صدقۂ جاریہ میں حصہ لیجئے۔

اِن رسائل کی اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے تعاون کیجئے، خود شریک کیجئے یا اپنے عطیات ذریعہ بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر صدیقی ٹرسٹ کے نام بھیجئے۔

آپ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کیجئے اور اپنی اولاد کو دین کی بنیادی تعلیم سے آراستہ کیجئے یہ ان کا حق اور آپ کا فرض ہے۔ اس کی جواب دہی آپ کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ ۱۶۷۸

توحید کی حقیقت اور اس کے تقاضے

جامعیت و ہمہ گیری اور طاغوت سے انکار

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی صاحب

علماء حق، حضراتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور جانشین ہیں اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ ـــ (صحیح بخاری) ان کی وراثت اور نیابت اسی وقت صحیح اور مکمل ہوگی جب ان کی زندگی کا مقصد اور ان کی کوششوں کا مرکز وہی ہوگا جو انبیاء کرام علیہم السلام کا تھا۔ وہ مقصدِ زندگی اور وہ مرکزِ سعی و عمل کیا ہے؟ دو لفظوں میں اقامتِ دین یا ایک لفظ میں توحید۔

یعنی انسانوں کو اختیاراً و عملاً اس طرح سے اللہ کا "عبد" بنانا جیسا کہ وہ فطرتاً اور اضطراراً اس کے عبد ہیں۔ اللہ کی حکومت اور قانون

ہدیہ بطور صدقہ جاریہ پچاس پیسہ

www.abulhasanalinadwi.org

کو انسانوں کے جسموں اور ان کی متعلقہ زمین پر قائم کرنے کی کوشش کرنا جیسا کہ وہ زمین و آسمان پر قائم ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝

(انبیاء ع ۲)

(ترجمہ) اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں پس میری ہی بندگی کرو۔"

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (صف، ع ۱)

(ترجمہ) وہ جس نے اپنا رسول رہنمائی اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو سب دینوں (تمام قسم کے نظامِ طاعت) پر غالب کرے اگرچہ شرک کرنے والوں کو یہ ناگوار ہو۔"

اس دینِ حق کے لئے ہر زمانہ میں چند موانع اور مزاحم ہوتے ہیں جن میں سے اکثر ان چار اقسام میں داخل ہیں۔

شرک یعنی غیر اللہ کو الٰہ بنانا۔ اللہ کے سوا کسی ہستی کو مافوق الطبیعی

۔۔۔۔ طور پر ضار اور نافع بنا لینا، اس کو کائنات میں متصرّف اور مؤثّر تسلیم کر لینا۔

احتیاج و التجا (پناہ جوئی) اور خوف و رجا اس عقیدہ کے بالکل قدرتی اور طبعی نتائج و لوازم ہیں اور دعا و استعانت اور خضوع (جو عبادت کی حقیقت ہے) اس کے لازمی مظاہر ہیں۔

شرک ایک مستقل دین اور مکمل حکومت ہے اس کا اور دین کا کسی ایک جسم یا دل و دماغ یا خطۂ زمین پر ایک ساتھ قائم ہونا ناممکن ہے یہ غیر الٰہی دین ـــــ اور جسم و نفس سے خارج اتنی ہی جگہ گھیرتا ہے جتنی دین اللہ کو کم سے کم درکار ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ (البقرہ ع ۲)

(ترجمہ) بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کے برابر اوروں کو بناتے ہیں ان کی محبت ایسی رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ کی۔"

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ، اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(شعراء ع ۵)

(ترجمہ) مشرکین نے کہا خدا کی قسم ہم کھلی ہوئی گمراہی میں تھے جو تم (معبودوں) کو سارے جہانوں کے پروردگار کے برابر کرتے تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اس لیے جب تک زمین سے شرک کی تمام جڑیں اور اس کی باریک سے باریک رگیں بھی اکھاڑ نہ دی جائیں اس وقت تک دین اللہ کا پودا لگ نہیں سکتا۔ اس لیے کہ یہ پودا کسی ایسی زمین میں جڑ نہیں پکڑتا جس کی مٹی میں کسی اور درخت کی جڑ ہو یا کوئی اور تخم ہو۔ اس کی شاخیں اسی وقت آسمان سے باتیں کرتی ہیں اور یہ درخت اسی وقت پھلتا پھولتا ہے جب اس کی جڑ گہری اور مضبوط ہو۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۔

(ابراہیم ع ٥)

(ترجمہ) تم نے دیکھا اللہ نے کیسی ایک مثال بیان کی پاکیزہ بات (کلمہ طیبہ وغیرہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے اس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں اپنا پھل لاتا ہے ہر وقت اپنے رب کے حکم سے۔"

یہ درخت کسی دوسرے درخت کے سایہ میں نہیں بڑھ سکتا۔ یہ جہاں رہے گا تنہا رہے گا اس کے طبعی نشوونما کے لیے لامتناہی فضا چاہیے۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (زمر ع ١) "یاد رکھو! اللہ ہی کی تنہا تابعداری ہے۔"

پس جو لوگ دین اللہ کی فطرت اور اس کے مزاج سے واقف ہوتے ہیں وہ اس کو کسی جگہ قائم کرنے کے لیے زمین کو پورے طور پر صاف اور ہموار کرتے ہیں۔ وہ شرک اور جاہلیت کی جڑیں اور رگیں چن چن کر نکال لیتے ہیں اور ان کا ایک ایک بیج چن چن کر پھینکتے ہیں اور مٹی کو بالکل الٹ پلٹ دیتے ہیں چاہے ان کو اس کام میں کتنی ہی دیر لگے اور کیسی ہی زحمت اٹھانی پڑے۔ اور چاہے ان کو اس کوشش اور عمر بھر کی اس جدوجہد کا حاصل حضرت نوح علیہ السلام کی طرح چند نفوس سے زیادہ نہ ہو اور چاہے بعض پیغمبروں کی طرح ان کی ساری زندگی کا سرمایہ صرف ایک شخص ہو لیکن وہ اس نتیجہ پر قانع اور اس کامیابی پر مسرور ہوتے ہیں۔ اور نتیجہ کے حصول میں کبھی عجلت سے کام نہیں لیتے۔

کُفر یعنی اللہ کے دین اور اس کی شریعت کا انکار یہ انکار اس کی حکومت سے بغاوت اور اس کے احکام سے سرتابی ہے خواہ کسی طریقہ اور علامت سے ظاہر ہو۔

اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اللہ و رسول کے احکام میں سے کسی حکم کو بھی یہ جان لینے کے بعد کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے نہیں مانتے یا زبان سے تو انکار نہیں کرتے مگر جان بوجھ کر اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں ایسے لوگ خواہ دوسرے احکام کے پابند ہوں اس دائرہ سے (یعنی کفر کے دائرہ سے) خارج نہیں۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے :-

www.abulhasanalinadwi.org

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ
بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
يُرَدُّوْنَ إِلٰٓى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ (البقرہ ع ۱۰)

(ترجمہ) کیا کتابِ الٰہی کے ایک حصّہ کو مانتے ہو دوسرے حصّے کو نہیں مانتے تو اس کی کیا سزا ہے جو تم میں سے یہ کام کرتا ہے سوائے دنیا کی زندگی میں رسوائی کے اور قیامت کے دن وہ پہنچائے جائیں گے سخت سے سخت عذاب میں اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں"

صرف اللہ کی خداوندی اور حاکمیت کے اقرار سے طبعی طور پر خداوندی اور حاکمیت کے تمام دعویداروں کی خداوندی اور حاکمیت کا انکار ہو جاتا ہے۔

لیکن جو اشخاص خداوندانِ باطل کی خداوندی اور حاکمیت کا صاف صاف انکار کرنے کے لیئے تیار نہیں ہوتے یا دوسرے الفاظ میں انہوں نے اس قبلہ کیطرف منہ تو کر لیا ہے لیکن دوسرے قبلوں کی طرف ان سے پیٹھ بھی نہیں کی جاتی۔

دینِ الٰہی کے مقابلے میں دنیا میں جو نظامِ حاکمیت قائم اور

۱۸۵۶
۱۱۰۱۸۴

شریعتِ الٰہی کے مقابلے میں جو قوانین نافذ ہیں ان سے منحرف نہیں ہوا جاتا۔ وہ کبھی کبھی ان پر بھی عمل کر لیتے ہیں اور بوقتِ ضرورت انکی طرف رجوع کر لیتے ہیں وہ درحقیقت اسلام میں داخل نہیں ہوئے۔ ایمان باللہ کے لیئے کفر بالطّاغوت[1] ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان پر مقدم کیا ہے:

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ
فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ○
(البقرہ رکوع ۳۴)

(ترجمہ) جو سرکش کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا۔"

اس لیئے قرآن نے ایسے اشخاص کا دعویٰ ایمان تسلیم نہیں کیا۔ جو غیر الٰہی قوانین ان کے نمائندوں اور ان کے مرکزوں کیطرف رجوع کرتے ہیں اور ان کو اپنا حکم اور ثالث بناتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ اٰمَنُوْا

---

[1] "طاغوت" ہر وہ ہستی جس کی خدا تعالےٰ کے مقابلے میں اطاعتِ مطلق کی جائے (الطاغوت عبارة عن كل متعد كل معبود من دون الله) (امام راغب اصفہانی) خواہ وہ شیطان ہو یا انسان یا سلطان۔

www.abulhasanalinadwi.org

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ؁

(النساء رکوع ۹)

(ترجمہ) تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اُس پر ایمان لائے جو حق آپ سے پہلے اتارا گیا چاہتے ہیں کہ قضیہ لے جائیں سرکش کیطرف حالانکہ ان کو حکم ہو چکا ہے کہ اس کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر دور جا ڈالے۔

اس کفر کی بُو اُن اشخاص سے بھی نہیں نکلی جو مسلمانوں کے دائرے میں آجانے کے بعد بھی "جاہلیت" سے منحرف اور عقائد و رسومِ جاہلیت سے بے خبر نہ ہو سکے۔ ان کے دلوں سے ابھی تک ان چیزوں کی نفرت اور کراہت نہیں گئی اور ان کاموں کی تحقیر نہیں نکلی جن کو جاہلیت بُرا سمجھتی ہے ان سے نفرت اور تحقیر کرتی ہے خواہ وہ اللہ کے دین میں پسندیدہ اور مستحب ہوں اور اللہ کے رسول کی محبوب سُنّت ہوں۔

اسیطرح ان کے دلوں سے ابھی تک ان اعمال و اخلاق اور

رسوم و عادات کی محبت اور عزّت دور نہیں ہوئی جو اہلِ جاہلیت کے نزدیک محبوب و معزز ہیں خواہ وہ اللہ کی شریعت میں مکروہ و حقیر ہوں۔

اسیطرح جن کے دلوں میں ابھی تک جاہلی حمیّت اور عصبیت دور نہیں ہوئی اور ان کا عمل جاہلیتِ عرب اور درحقیقت ہر جاہلیت کے اس مقبول و مسلّم اصول پر ہے کہ:

انصر اخاک ظالماً او مظلوماً، "اپنے بھائی کی ہر حال میں مدد کرو خواہ ظالم ہو خواہ مظلوم"

اس سے زیادہ نازک بات یہ ہے کہ اسلام کو اختیار کر لینے کے بعد بھی یا مسلمان کہلانے کے باوجود بھی حُسن و قبح کا معیار وہی ہو جو جاہلیت میں ہوتا ہے۔ اشیاء کی قیمت وہی ہو جو جاہلیت نے قائم کر دی ہے۔ زندگی کی انہی قدروں اور انہی معیاروں کی وقعت ہو جو جاہلیت تسلیم کرتی ہے۔

اسلام کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ:

کفر اور اس کے پورے ماحول، اس کے تمام متعلقات، اس کی تمام خصوصیات اور شعائر سے نفرت پیدا ہو جائے۔ اور اس کیطرف واپسی اور اس میں مبتلا ہو جانے کے تصوّر سے آدمی کو تکلیف ہو۔ اور ایمان کی پختگی یہ ہے کہ وہ کفر کے کسی ادنے سے ادنیٰ کام کے

www.abulhasanalinadwi.org

مقابلہ میں موت کو زیادہ پسند کرتا ہو:

بخاری کی حدیث ہے،

ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما وان یحب المرء لایحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ ان یقذف فی النار"

تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اس کی ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے یہ کہ کسی دوسرے انسان سے صرف اللہ ہی کے لیئے محبت ہو تیسرے یہ کہ کفر میں جانا اس کے لیئے اتنا ہی ناگوار ہو جتنا آگ میں ڈالا جانا۔

صحابہ کرامؓ کی یہی کیفیت تھی۔ ان کو اپنے زمانہ سابق (جاھلیت) سے شدید نفرت پیدا ہوگئی تھی۔ ان کے نزدیک جاھلیت سے بڑھ کر کوئی توہین نہ تھی۔ وہ جب اپنے اسلام لانے سے پہلے کے زمانہ کا تذکرہ کرتے تو نہایت شرمندگی اور نفرت کے ساتھ اس زمانہ کی تمام باتوں اعمال واخلاق اور کفر وفسق اور اللہ کی نافرمانی سے

ان کو نہ صرف شرعی اور عقلی بلکہ طبعی کراہت تھی اللہ تعالےٰ ان کی یہ صفت اسطرح بیان کرتا ہے،

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۔ (الحجرات رکوع ۱)

(ترجمہ) لیکن اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈال دی اور اس کو کھبا دیا تمہارے دل میں اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی"

جاہلیت کی ایک علامت یہ ہے کہ جب اللہ اور رسول کا حکم سنایا جائے تو قدیم رسم و رواج اور باپ دادا کے طور طریقے کا نام لیا جائے۔ اور اللہ و رسول کے مقابلے میں گذشتہ زمانہ اور پرانے دستور کی سند پیش کیجائے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۔ (البقرہ ع ۲۱)

(ترجمہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس حکم کی پیروی کرو جو اللہ نے

www.abulhasanalinadwi.org

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں ہم تو اس راستہ کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اگرچہ ان کے باپ دادے نہ سمجھتے ہوں کچھ بھی اور نہ جانتے ہوں سیدھی راہ "

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ٥

(زخرف ع ۲)

(ترجمہ) بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہیں کے نقشِ قدم پر ٹھیک چل رہے ہوں،

اللہ کے حکم اور وحی کے مقابلے میں اپنے باپ دادا کے عمل اور اپنی خواہش و مرضی کی پیروی کرنا خاص جاہلی دین ہے۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ط

(ہود رکوع ۸)

(ترجمہ) انہوں نے کہا اے شعیب! کیا تمہاری نماز نے تم کو یہ سکھایا ہے کہ ہم چھوڑ دیں جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے ہے یا ہم چھوڑ دیں جو ہم اپنے مالوں میں اپنی من مانی باتیں کرتے ہیں۔

پس ایسے تمام لوگ جاہلیت سے نکل کر اسلام میں پورے طور پر داخل نہیں ہوئے۔ جو اللہ کے مقابلے میں ہر چیز سے دستبردار نہیں ہوئے اور جنہوں نے اپنے تئیں مکمل طور پر اللہ کے حوالے نہیں کیا یہ مکمل دستبرداری اور تسلیم کامل وہ اسلام ہے جس کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا اور انہوں نے اس کو قبول کیا۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥

(البقرہ، ع ۱۶)

(ترجمہ) جب (ابراہیم علیہ السلام سے) اُن کے رب نے کہا کہ اپنے رب کے حوالے ہو جاؤ اور اس کی مکمل تابعداری کرو۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے رب تئیں سارے جہان کے پروردگار کے حوالے کر دیا "

اور جس کا تمام مسلمانوں کو حکم ہے۔

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط

(حج رکوع ۵)

(ترجمہ) تمہارا معبود حاکم ایک ہی معبود حاکم ہے پس اسی کے حوالے ہو جاؤ اور مکمل تابعدار بن جاؤ "

اگر یہ نہیں ہے تو گویا اللہ سے جنگ ہے اس لئے اس مکمل اسلام کو ایک جگہ اللہ نے سِلم کہا ہے یعنی یہ اللہ سے صلح ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ
كَافَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ (البقرہ ع ۲۵)

(ترجمہ) " اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ صلح و اسلام میں پورے پورے اور شیطان کے قدموں پر مت چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے "۔

یاد رہے کہ جاہلیت سے مراد صرف بعثتِ نبوی کے قبل کی عرب کی زندگی ہی نہیں ہے بلکہ ہر وہ غیر اسلامی زندگی اور نظام ہے جس کا ماخذ وحی و نبوّت اور کتابِ الٰہی و سنتِ انبیاء نہ ہو اور جو اسلام کے مسائل و احکامِ زندگی سے مطابقت نہ رکھتا ہو خواہ وہ عرب کی جاہلیت ہو یا ایران کی مزدکیت یا ہندوستان کی برہمنیت یا مصر کی فرعونیت یا ترکوں کی طورانیت یا موجودہ مغربی تمدن یا مسلمان قوم کی سترعی زندگی اور ان کے مخالفِ شریعت رسوم و عادات، اخلاق و آداب اور میلانات اور جذبات خواہ وہ قدیم ہوں یا جدید ماضی ہو یا حال۔

کفر ایک سلبی چیز نہیں ہے بلکہ ایک ایجابی و مثبت چیز بھی ہے وہ صرف دین اللہ کے انکار کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک مذہبی اور اخلاقی نظام اور مستقل دین ہے جس میں اپنے فرائض و واجبات بھی

ہیں اور مکروہات و محرّمات بھی اس لیئے یہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے اور ایک انسان ایک وقت میں ان دونوں کا وفادار نہیں ہو سکتا۔

انبیاء کرام کفر کی پوری بیخ کنی کرتے ہیں وہ کفر کے ساتھ کسی رواداری اور مصالحت کے روادار نہیں ہوتے۔ کفر کے پہچان لینے کا بھی ان کو بڑا ملکہ ہوتا ہے اور اس بارے میں ان کی نگاہ بڑی دور رس اور باریک بین ہوتی ہے۔

اللہ تعالے ان کو اس بارے میں پوری حکمت عطا فرماتا ہے۔ ان کی خداداد فراست اور بصیرت پر اعتماد کئے بغیر چارہ نہیں۔ دین کی حفاظت اس کے بغیر ممکن نہیں کہ کفر و اسلام کی جو سرحدیں انہوں نے قائم کیں ان کے جو نشانات مقرر کر دیئے ہیں ان کی حفاظت کی جائے اس میں ادنیٰ تساہل اور رواداری دین کو اتنا مسخ کر کے رکھ دیتی ہے کہ جتنا یہودی، عیسائی اور ہندوستان کے مذاہب مسخ ہو چکے ہیں۔

انبیاء کرام کے جانشین بھی اس بارے میں انہی کی فراست اور عزیمت رکھتے ہیں وہ کفر یا کفر کی محبّت یا اس کی اعانت جس لباس اور جس صورت میں جلوہ گر ہو اور اس کی روح جس قالب میں بھی ظاہر ہو وہ اس کو فوراً بھانپ لیتے ہیں ان کو اس میں کوئی اشتباہ نہیں ہوتا اور اس کی مخالفت کرنے میں کوئی مصلحت ان کے کیلئے رکاوٹ نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

بنتی۔ وہ کفر کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

من انداز قدت را می شناسم

ان کے زمانے کے کوتاہ نظر یا رند مشرب و صلح کل جو دیر و حرم کعبہ و بت خانہ میں فرق کرنا ہی کفر سمجھتے ہیں ان کی تضحیک کرتے ہیں اور تحقیر کے ساتھ ان کو فقیہہ شہر، محتسب واعظ اور خدائی فوجدار کا لقب دیتے ہیں لیکن وہ اپنا کام پورے اطمینان و استقلال کے ساتھ کرتے رہتے ہیں اور کوئی شبہ نہیں کہ پیغمبروں کے دین کی حفاظت ہر زمانہ میں انہی لوگوں نے کی ہے

اور آج اسلام یہودیت، عیسائیت اور ہندومت سے ممتاز شکل میں جو نظر آتا ہے وہ انہی کی ہمت و استقامت اور تفقہ کا نتیجہ ہے۔

جزاہم اللہ عن الاسلام و ولیہ و نبیہ خیر الجزاء

بشکریہ (ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک) ۔ فروری ۱۹۹۱ء

القادر پرنٹنگ پریس فون ۷۷۲۲۲۷۸۰

توجہ فرمائیے

(۱) ٹرسٹ ہذا کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔ البتہ کارِ خیر اور صدقہ جاریہ میں شرکت کے لیے دعوتِ عام ہے۔ تبلیغِ دین اور اصلاحِ معاشرہ کی کوشش کرنا فی زمانہ فرضِ عین ہے جو اصحاب خیر حصہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بنک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے عطیات روانہ کر سکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۷۵۵ حبیب بنک لمیٹڈ لسبیلہ مارکیٹ برانچ نشتر روڈ کراچی میں جمع کرا سکتے ہیں۔ بیرون کراچی کے چیک میں بنک کمیشن کا اضافہ ضروری ہے۔

(۲) جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ رکنیت فارم کے ہمراہ ۲۰۰/- روپے سالانہ پاکستان میں یا ۱۰۰۰/- روپے سالانہ بیرون پاکستان کے لیے ارسال فرمائیں۔ زیادہ جو بھی ہو وہ صدقہ جاریہ کے لیے عطیہ ہوگا۔ بعطیہ رکنیت کسی قسم کی فیس یا رسائل کا بدل نہیں بلکہ صدقہ جاریہ میں شرکت ہے۔ اس کا مقصد صرف رضاء الٰہی کا حصول ہونا چاہیے۔ یہ مدِ خیرات ہے۔

(۳) یہ رسائل رعایتی قیمت پر حاصل کر کے اپنے حلقۂ احباب برادری اور طلباء میں تقسیم کیجیے۔ دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے۔ اختلافِ مسلک سے دور رہ کر دین کی بنیادی تعلیمات پیش کی جاتی ہیں۔

(۴) اراکین کو ماہ بہ ماہ اردو رسائل نئے طبع شدہ روانہ کیے جاتے ہیں۔ پہلے شائع شدہ رسائل یا انگریزی، سندھی عربی، فارسی، پشتو، بلوچی اور گجراتی تراجم رعایتی قیمت ادا کر کے طلب کیے جا سکتے ہیں۔ چند رسائل درکار ہوں تو ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔ زیادہ تعداد میں ضرورت ہو تو رجسٹرڈ پارسل طلب کیجیے جس کے لیے رقم منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ سے ارسال کیجیے۔ وی پی بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ ڈاک خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا۔ فہرست میں رعایتی نرخ فی سینکڑہ درج ہیں لیکن آپ ایک رسالہ بھی اسی قیمت پر طلب کر سکتے ہیں۔ لائبریریوں کیلئے بھی یہی طریق کار ہے۔ مفت تقسیم صرف اراکین کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔

(۵) ٹرسٹ تجارتی ادارہ نہیں ہے۔ یہ صرف تبلیغ و اصلاح کے لیے سرگرم عمل ہے۔ رعایتی قیمت پر کتب و رسائل کی ترسیل ان حضرات کے لیے ہے جو انہیں فی سبیل اللہ تقسیم کریں اور تبلیغ دین کے لیے کوشاں ہوں یہ طریق کار محض محبت و تعاون کے جذبہ کے تحت اپنایا گیا ہے۔ آپ اپنے ذوق کے مطابق حصہ لے سکتے ہیں۔

اس اعلان کے ساتھ سابقہ تمام اعلانات منسوخ تصور کیے جائیں۔

مورخہ یکم اگست ۱۹۸۹ء

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

www.abulhasanalinadwi.org